بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

حبیب الرحمن اعظمی

ماہ ربیع الاوّل اور عید میلاد النبیؐ

ربیع الاوّل وہ مبارک مہینہ ہے، جس میں رب العالمین نے محسنِ انسانیت، پیغمبرِ اعظم ﷺ کو رحمتِ مجسم بنا کر اس خاکدانِ عالم میں بھیجا، آپ ﷺ نے اپنی روشن تعلیمات اور نورانی اخلاق کے ذریعہ دنیا سے نہ صرف کفر وشرک اور جہالت کی مہیب تاریکیوں کو دور کردیا؛ بلکہ لہوولعب، بدعات ورسومات اور بے سروپا خرافات سے مسخ شدہ انسانیت کو اخلاق وشرافت، وقار وتمکنت اور سنت وشریعت کے زیور سے آراستہ وپیراستہ کردیا۔

اس محسنِ اعظم کا حق تو یہ تھا کہ ہمارے قلوب ہر لحظہ اس کی عظمت واحترام سے معمور اور ہمارے دلوں کی ہر دھڑکن اس کی تعظیم وتوقیر کی ترجمان ہوتی، ہمارا ہر عمل اس کے اسوۂ پاک کا نمونہ اور ہر حرکت وسکون اس کی سنتِ مطہرہ کے تابع ہوتا گویا ایک مسلمان کی مکمل زندگی سیرتِ رسول ﷺ کی تذکار اور اخلاقِ نبوی ﷺ کی جیتی جاگتی تصویر ہونی چاہیے۔ نہ یہ کہ دیگر اہل ادیان وملل کی طرح ہم بھی اس نبیٔ برحقؐ کی یاد وتذکرہ کے لیے چند ایام کو مخصوص کرلیں اور پھر پورے سال بھولے سے بھی اس کی سیرت واخلاق کا ذکر زبان پر نہ لائیں۔ بلاشبہ آپ ﷺ کا تذکرہ اور آپ ﷺ کی یاد میں زندگی کے جتنے لمحات بھی گذر جائیں، وہ ہمارے لیے سعادت اور ذریعۂ نجاتِ آخرت ہیں۔

لیکن آہ کہ! آج رسولِ عربی ﷺ فداہ روحی، ابی، وامّی کے نام لیوا اور اس کے عشق ومحبت کے دعویدار ماہِ ربیع الاوّل میں ''عید میلاد النبی'' کے دلنشیں نام پر جو وقتی اور بے روح محفلیں منعقد کرتے ہیں، اس کے تصور ہی سے روح تھرا اٹھتی ہے اور کلیجہ منھ کو آنے لگتا ہے۔ ملتِ اسلامیہ کی یہ کیسی بدبختی

وبدنصیبی ہے کہ سیرت پاک اور میلاد النبی ﷺ کے نام پر اس ہڑبونگ، غل غپاڑہ اور طوفان بے تمیزی کا مظاہرہ ہوتا ہے کہ کچھ دیر کے لیے شیطان بھی شرما جاتا ہے۔ دل کی دنیا تاریک وتباہ ہوتی جارہی ہے؛ مگر اس کی فکر سے بے پرواہ بازاروں کے گلی اور کوچے برقی قمقموں سے منور اور خوشنما جھنڈیوں سے سجائے جاتے ہیں۔ چار چار اور چھ چھ گھنٹے حضور اقدس ﷺ کے نام پر جلوس میں گذار دیئے جاتے ہیں؛ مگر اسلام کے رکنِ اولیں نماز کا خیال تک نہیں آتا۔ میلاد النبی کے ان جلسوں اور جلوسوں میں فکر ننگ وناموس سے بے نیاز ہوکر مردوں اور عورتوں کا جس طرح اجتماع اور اختلاط ہوتا ہے عہد جاہلیت کا جشن نوروز بھی اس کے آگے ماند پڑ جاتا ہے۔ اور قوم وملت کا اس قدر سرمایہ ان سطحی اور غیرشرعی مجلسوں کی زیبائش وآرائش پر صرف ہوتا ہے کہ اس کا اندازہ بھی دشوار ہے۔

محسنِ کائنات کے عشق کے مدعیو! ذرا کچھ تو غور وفکر اور ہوش سے کام لو وہ دعویٰ محبت یکسر فریب ہے جو اطاعت واتباع سے خالی ہو۔

لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ   لِأَنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُحِبُّ یُطِیْعُ

تم زبان سے محبتِ رسول کا دم بھرتے ہو؛ مگر تمہارے طور طریقے اور اعمال واشغال تعلیماتِ رسول، ہدایاتِ محبوب ﷺ کے سراسر خلاف ہیں۔ ہادیِ اعظم ﷺ نے بالکل آخری وقت میں جب کہ نبض ڈوب رہی تھی اور نزع کا عالم طاری تھا تمہیں نماز کی وصیت فرمائی تھی۔ غیرمحرم عورتوں سے اختلاط تو بڑی چیز ہے، ان کی جانب نظر اٹھانے کو بھی آپ ﷺ نے دین وایمان کی ہلاکت قرار دیا تھا۔ بیجا اسراف اور فضول خرچی سے تمہیں باز رہنے کی مؤکد ہدایت فرمائی تھی؛ لیکن آج انھیں کے نام پر ان جلسوں جلوسوں میں تم وہ سب کچھ کرتے ہو جس سے تمہارے محسن نے روکا تھا۔

خدارا ہوش میں آؤ اور دیکھو دنیا کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہے اور تم ہو کہ ان سطحی اجتماعات اور غیرشرعی رسومات میں اپنی طاقت، سرمائے اور وقت کو برباد کررہے ہو اور اس طرح اپنی دنیا کو تباہ وبرباد کرنے کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی بھی اپنے ہاتھوں خرید رہے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے صاف لفظوں میں اعلان فرمادیا ہے کہ دنیا وآخرت کی کامیابی اللہ کے احکام کے پورا کرنے اور رحمتِ عالم ﷺ کے طریقہ پر چلنے میں ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عن اَمْرِهٖ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْم (المومنون)

(جولوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انھیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی آفت آجائے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہوجائے۔)

ایک موقع پر ارشاد ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ .

(جو شخص نیک کام کرے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ایمان والا ہو تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے (یہ دنیا میں ہوگا اور آخرت میں) انکے اچھے کاموں کے بدلے میں ان کو اجر دیں گے)

ان آیات پر غور کریں اور دیکھیں کہ ہم اپنے اعمال واخلاق کے ذریعہ اپنے آپ کو موردِ آفات اور مستحقِ عذاب بنا رہے ہیں یا دنیا میں حیاتِ طیبہ (راحت کی زندگی) اور آخرت میں اجرو ثواب کے لائق بن رہے ہیں۔

رسولِ خدا ﷺ کا پاک ارشاد ہے:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهٗ لِلْإِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَةً مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً (الحديث رواه الامام احمد فی مسنده ۱۴۸/۵)

یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لیے خالص کرلیا اور اپنے دل کو (کفر وشرک اور نفسانی رذائل) سے پاک وصاف کرلیا، اپنی زبان کو سچا رکھا اپنے نفس کو مطمئن بنالیا (کہ اس کو اللہ کی یاد سے اور اس کی مرضیات پر چلنے سے اطمنان وسکون ملتا ہو) اپنی طبیعت کو درست رکھا (کہ وہ برائی کی طرف نہ چلتی ہو) اپنے کان کو حق سننے والا بنایا اور اپنی آنکھ کو (ایمان کی نگاہ سے) دیکھنے والا بنایا۔

قرآن وحدیث میں یہ مضمون بار بار مختلف اسلوب میں بیان کیا گیا ہے کہ دنیا وآخرت کی فلاح وکامیابی اللہ اور اس کے پاک رسول ﷺ کی اطاعت میں منحصر ہے۔ اللہ رب العزت کی اطاعت وفرماں برداری ہی محبتِ رسول ﷺ کی کسوٹی اور معیار ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِي الاية اے رسول ﷺ مسلمانوں سے کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو! (بغیر اتباعِ الٰہی کے دعوائے محبت خود فریبی ہے؛ بلکہ اگر بغور دیکھا جائے تو یک گونہ مذاق واستہزاء ہے) (نعوذ باللہ منہ)

اس لیے ہم سب کے لیے ایک لمحۂ فکریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول ﷺ کی صریح مخالفت کرتے ہوئے یہ میلاد النبی، اجلاس وجلوس، ہمیں فلاح وکامیابی کی جانب لے جارہے ہیں یا دنیا وآخرت کی ناکامی اور خسارے کی جانب۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے